سوال

(318)لاولد کی جائیداد کی تقسیم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عمر علی لاولد فوت ہوا ہے۔ پسماندگان میں اس کی والدہ، تین مادری بھائی، حقیقی چچا کی اولاد اور پدری چچا موجود ہے، اس کی جائیداد کیسے تقسیم ہوگی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال   عمر علی جولاولد ہے، اس کی والدہ کو اس کی منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد سے چھٹا حصہ ملے گا کیونکہ اس کے متعدد بھائی زندہ موجود ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے :

فَإِن كَانَ لَهُۥٓ إِخۡوَةٌ فَلِأُمِّهِ ٱلسُّدُسُ [1]

’’اگر میت کے بہن بھائی (متعدد) ہوں تو ماں کا چھٹا حصہ ہے۔‘‘

تین مادری بھائیوں کو کل ترکہ سے ایک تہائی ملے گا اور وہ سب اس حصہ میں برابر کے شریک ہوں گے فرمان الٰہی ہے :

فَإِن كَانُوٓاْ أَكۡثَرَ مِن ذَٰلِكَ فَهُمۡ شُرَكَآءُ فِي ٱلثُّلُثِ [2]

’’اور اگر (مادری) بہن بھائی زیادہ ہوں تو وہ سب ایک تہائی میں شریک ہوں گے۔‘‘

ماں کا چھٹا حصہ اور مادری بھائیوں کا ایک تہائی حصہ نکال کر باقی جائیداد کا مالک مرحوم کا پدری چچا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے : ’’مقررہ حصہ لینے والوں کو ان کے حصے دے کر جو جائیداد باقی بچے وہ میت کے مذکر قریب رشتہ دار کے لیے ہے۔‘‘ [3]

صورت مسؤلہ میں میت کے مذکر قریبی رشتہ دار اس کے پدری چچا ہیں، حقیقی چچا کی اولاد اس سے محروم ہوگی کیونکہ پدری چچا کے مقابلہ میں حقیقی چچا کی اولاد کا تعلق دور کا ہے، اس لیے ان کی موجودگی میں حقیقی چچا کی اولاد کو کچھ نہیں ملے گا سہولت کے پیش نظر جائیداد کے بارہ حصے کر لیے جائیں، پھر درج ذیل تفصیل کے مطابق اسے تقسیم کر دیا جائے۔

ماں کا حصہ: 12 کا 1/6=2

مادری بھائیوں کا حصہ: 12کا1/3=4

میزان: 6

باقی12+6+6باقی6حصے پدری چچا کے ہیں۔

---

[1]۴/النساء: ۱۱۔

[2]۴/النساء: ۱۲۔

[3] صحیح بخاری، الفرائض: ٦٧٣٦۔

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 280

محدث فتویٰ